## سوال

(22)جوکھانا اولیاء الہ کی قبروں پر لے جاکر     الخ

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جوکھانا اولیاء الہ کی قبروں پر لے جاکر خواہ ایک یا دس یا بیس مساکین کو کھلاوے اور مساکین وہاں پر موجود نہ ہوں یعنی وہاں نہیں رہتے ہیں، محض اس غرض سے دوسری جگہ سے مساکین کو طلب کرکے قبور مذکورہ پر کھانا کھلانا کہ ازدیا و ثواب کا موجب ہوگا، درست ہے یا نہیں اور اگر منع ہے توکہاں تک منع ہے۔ ؟

سوال دوم:

عصر ومضرب کے درمیان علاوہ رمضان کے پانی پینا درست ہے یانہیں اور جولوگ عصر ومغرب کے درمیان پانی نہیں پیتے، ان کوگناہ ہے یا ثواب؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اولیاء اللہ کی قبروں پر کھانا لے جانا اورمساکین کو دوسری جگہ سے بلاکر غرض مذکور سے وہاں کھلانا کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں اور جب یہ ثابت نہیں تو اس میں ثواب ہی کی امید نہیں ہے، چہ جائے کہ زیادہ ثواب ہو، پس اس بے اصل ومحدث بات سے احتراز لازم ہے۔

جواب سوال دوم:

جیسے اوروقتوں میں پانی پینا درست ہے، اسی طرح عصر اور مغرب کے درمیان میں پانی پینا بھی درست ہے۔ اس وقت پانی پینے کی ممانعت شرع میں ہیں آئی ہے پس اس وقت پانی نہ پینا اور نہ پینے کو دین کے اعتبار سے اچھا یا ضروری سمجھنا جہالت کی بات ہے۔ ہم چنین فہم کے لوگوں کو سمجھانا چاہیے اگروہ باز آجائیں توفبھا، ورنہ وہ ضرور گنہگار ہوں گے۔ واللہ اعلم الصواب والیہ المرجع والمآب، حررہ عبدالرحیم اعظم گڑھی۔ (سید محمد نذیر حسین)

فتاوی نذیریہ

**جلد01**